Regd No L 6254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۶

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲½ ؍

یوم سہ شنبہ
۱۲ رجب ۱۳۷۱ھ
فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۰/۶ | ۸ شہادت ۱۳۳۱ھش | ۸ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۸۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اپریل۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
اَلحمدُ للہ۔

لاہور ۷ اپریل۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب گذشتہ چھ روز سے بیمار ہیں۔ سر اور کمر میں درد کی شکایت ہے۔ نیز بخار بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۷ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو ضعف کی شکایت ہے۔ نیز دانتوں میں درد کے علاوہ خفیف سا بخار بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں +

یکم جنوری تک آئے ہوئے مہاجرین کو حقوقِ شہریت دینے کا فیصلہ

کراچی ۷ اپریل۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مہاجرین جو اس سال جنوری ۱۹۵۲ء کی پہلی تاریخ تک پاکستان میں داخل ہوئے ہیں انہیں شہریت کے حقوق دئیے جا سکتے ہیں۔ آج پارلیمنٹ نے ایک بل بھی منظور کیا جس کے تحت تعمیر مکانات کی ایک مالی کارپوریشن قائم کی جائے گی۔ علاوہ ازیں ایک اور قانون بھی پاس کیا گیا ہے جس کا مقصد مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانا ہے اس کے تحت مزدوروں کی سروس وغیرہ کا ریکارڈ رکھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس امر کا اعلان حکومت بعد میں کرے گی کہ اس قانون کا اثر کس کس نوعیت کے مزدوروں پر پڑے گا۔ آج کے اجلاس میں زمینوں پر ناجائز قبضے کی روک تھام کا بل بھی پیش کیا گیا۔

سردار شوکت حیات نے مہاجرین کے متعلق تازہ فیصلہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ہندوستان سے کہا جائے کہ وہ ہجرت کو روکنے کا انتظام کرے اور اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر اس سے مزید علاقہ مانگا جائے گا۔ وزیر داخلہ مشتاق احمد گورمانی نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مہاجرین کے چلے آنے سے ہماری ذمہ داریوں میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس کا ہمیں پورا احساس ہے اور ہم انہیں حل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک مزید علاقہ مانگنے کا سوال ہے پاکستان اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

سلامتی کونسل مسئلہ طیونس کو ایجنڈے میں شامل کرنیکے سوال پر آئندہ بدھ کو پھر غور کرے گی

نیویارک ۷ اپریل۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ بدھ کے دن سلامتی کونسل اس امر پر پھر غور کرے گی کہ طیونس کے مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں جو خبر موصول ہوئی ہے اس میں امریکی وفد کے ایک ترجمان کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ پچھلے ہفتہ طیونس کے معاملے کو ایجنڈے میں شامل کرنے کے حق میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں حکومت امریکہ اس سے کافی متاثر ہوئی ہے۔ طیونس سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طیونس کے وزیر اعظم صلاح الدین بکوش نے تمام سیاسی جماعتوں کے سات آدمیوں کی ایک فہرست بنائی ہے اس میں نو دستور پارٹی کے نمائندے کا نام بھی شامل ہے۔ یہ ساتوں فرانس کی مجوزہ آئینی اصلاحات کا جائزہ دینے کے لئے مشترکہ کمیشن کے ممبران کے طور پر کام کریں گے۔ صلاح الدین بکوش نے نئی کابینہ بھی مکمل کر لی ہے جو منظم نسق کے اعلیٰ افسران پر مشتمل ہے۔ طیونس کے بے نے عارضی طور پر اس کی منظوری دیدی ہے۔ کابینہ میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل کو وزیر خارجہ کا عہدہ دیا گیا ہے۔

ایران عالمی بنک سے پھر بات چیت شروع کرنے پر آمادہ ہے

تہران ۷ اپریل۔ ایران نے تیل کے تصفیہ کیلئے بعض شرائط کے تحت عالمی بنک کے ساتھ بات چیت پھر شروع کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس امر کا انکشاف اس خط و کتابت سے ہوا ہے جو ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق اور عالمی بنک کے صدر ایوگن بلیک کے درمیان ہوتی رہی ہے۔ یہ خط و کتابت اب شائع کر دی گئی ہے۔ ڈاکٹر محمد مصدق نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ بات چیت اسی صورت میں شروع ہو سکتی ہے کہ تیل کی صنعت کو غیر جانبدار ملکوں کے ماہر چلائیں اور عالمی بنک ان کی طرف سے تیل کے انتظامات کی ذمہ داری سنبھالے۔

ڈاکٹر گراہم نیویارک میں طرفین کے نمائندوں سے ایک بار پھر ملاقات کریں گے

نیویارک ۷ اپریل۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم اپنی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے نیویارک میں ہندوستان و پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت کریں گے جو ان کی دوسری کوشش کے سلسلے میں آخری گفت و شنید ہوگی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت نہایت تشویشناک ہے

احباب انفرادی اور اجتماعی طور پر خصوصی دعائیں بدستور جاری رکھیں

ربوہ ۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حسب ذیل برقی پیغام ارسال فرمایا ہے

”حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت نہایت تشویشناک ہے ہوش و حواس قائم ہیں مگر انتہا درجہ کی کمزوری ہے۔ سانس بے قاعدہ ہے اور رک رک کر آتی ہے۔“ (۳ بجکر ۴۵ منٹ بعد دوپہر)

اس سے پہلے اتوار اور پیر کے روز حضرت ممدوحہ کی صحت کے متعلق مرکز سے جو رپورٹیں موصول ہوئیں ان کا متن درج ذیل ہے۔

(۱) ”حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا العالی کی حالت کل نازک ہو گئی تھی۔ دل بیٹھنا شروع ہو گیا تھا اور سانس رک رک کر آنے لگی تھی۔ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب کو لاہور سے بلوا لیا گیا جنہوں نے حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا العالی کا معائنہ کیا اور دوا تجویز کی ضروری ٹیکے لگائے گئے اور کچھ دیر کے بعد دل کی حالت کسی قدر بہتر ہو گئی۔ مگر حالت ابھی تک بدستور نازک مرحلہ میں ہے احباب خصوصی دعائیں بدستور جاری رکھیں۔“ ۶ اپریل بروز اتوار (ناظر اعلیٰ)

(۲) ”حضرت ام المومنین کی حالت بدستور بہت تشویشناک ہے۔ پرسوں رات کے مقابل پر کل خفیف سی حالت بہتر ہوئی تھی۔ لیکن آج رات بے چینی کی گذاری اور رات سے ہی سانس کی حالت بہت خراب ہے جو سخت تشویش کا باعث ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔“
۷ اپریل بروز پیر وقت صبح (ڈاکٹر مرزا منور احمد و ڈاکٹر حشمت اللہ)

پاکستان بھر میں یوم صحت کی تقریب

کراچی ۷ اپریل۔ عالمی ادارہ صحت کی چوتھی سالگرہ کے موقعہ پر آج پاکستان بھر میں ”یوم صحت“ نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ اس سال یوم صحت منانے کے لئے یہ نظریہ سامنے رکھا گیا ہے کہ صاف ماحول انسان کو صحت مند بناتا ہے۔ چنانچہ مختلف شہروں میں نمائشیں اور جلسے منعقد کئے گئے تاکہ عوام کو صحت برقرار رکھنے اور اس کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت بتائی جا سکے۔ کراچی میں بچوں کی ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں ۲۰۰ بچوں نے حصہ لیا۔ محترمہ فاطمہ جناح نے اس کا افتتاح فرمایا۔ لاہور میں وزیر صحت سردار عبد الحمید دستی نے صحت کی نمائش کا افتتاح کیا۔ شام کو متعدد مقامات پر دستاویزی فلمیں دکھائی گئیں۔

ریڈیو پر قرآن مجید کا درس

کراچی ۷ اپریل۔ وزیر اطلاعات و نشریات نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ نشریات کا محکمہ ریڈیو پر قرآن مجید کے درس کا سلسلہ جاری کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔

گوپال سوامی آئنگر کا بیان

نئی دہلی ۷ اپریل۔ ہندوستان کے ریاستوں کے وزیر گوپال سوامی آئنگر نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ میں جو دیر ہوئی ہے اس کی وجہ سے میرے خیال میں کافی معقول حد تک رائے عامہ ہندوستان کے حق میں ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا مجھے امید ہے۔ ہماری اپنی کوششوں سے یا اقوام متحدہ کے ذریعہ اس مسئلہ کا خوشگوار تصفیہ ہو جائے گا۔

قاہرہ ۷ اپریل۔ برطانوی سفیر مقیم قاہرہ سر رالف سٹیونسن نے آج مصر کے وزیر اعظم ہلالی پاشا اور وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی تشویشناک علالت
اور
خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مشترکہ صدقہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی بیماری نے بہت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور اب تو گویا ان کی حالت کو نازک ہی کہنا چاہیئے۔ کیونکہ دو دن سے دل اور نبض اور بلڈ پریشر کی حالت بہت ہی پریشان کن ہے۔ اور کمزوری انتہا کو پہونچی ہوئی ہے۔ اور گو ظاہری علاج کی طرف پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ لیکن ایسی حالت میں جبکہ عمر بھی پچاسی سال کو پہنچ چکی ہو۔ اور کمزوری کا یہ عالم ہو کہ سیال غذا بھی نگلنی مشکل ہو جائے۔ اصل سہارا صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہی ہوتا ہے فنعم المولیٰ ونعم النصیر۔ ان پریشان کن حالات میں یہ امر بے حد تسلی کا باعث ہے۔ کہ جماعت کے مخلصین میں اس موقعہ پر دعاؤں کی طرف خاص توجہ ہے۔ اور بعض مخلصین نے تو اپنے طور پر صدقہ کا بھی انتظام کیا ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً فی الدنیا ولقّھم نضرۃً وسروراً فی الآخرۃ

یہاں ربوہ میں مجھے خیال آیا کہ انفرادی صدقہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ اگر حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ ظلہا کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کے سارے خاندان کی طرف سے مشترکہ صدقہ کا انتظام ہو جائے۔ تو یہ بھی روحانی لحاظ سے خدا کے خاص فضل و رحم کا جاذب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ استسقاء کی مسنون نماز سے استدلال ہوتا ہے (جبکہ بارش کے رک جانے پر سارے مومن ایک جگہ جمع ہو کر دعا کرتے ہیں) اسلام نے اجتماعی مصیبت اور تکلیف کے وقت میں اجتماعی دعا اور اجتماعی عبادت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے پس تجویز کی گئی کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جس کی حضرت ام المومنین گویا ایک جہت سے بانی ہیں۔ اس موقعہ پر مشترکہ صدقہ کا انتظام کیا جانا مناسب ہے۔ لیکن چونکہ بعض اوقات رقوم کے اعلان سے بعض کمزور طبیعتوں میں تکلف یا ریا وغیرہ کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے ساتھ ہی یہ تجویز بھی کی گئی کہ کسی کی رقم نوٹ نہ کی جائے۔ بلکہ جو رقم کوئی عزیز اپنے حالات کے ماتحت شرح صدر سے دے سکے وہ نوٹ کرنے کے بغیر خاموشی کے ساتھ اس تھیلی کے اندر ڈال دے۔ جو اس غرض کے لئے صدقہ کی رقوم وصول کرنے والے عزیز کے سپرد کی گئی تھی۔ تاکہ ایسے نازک موقعہ پر کوئی رنگ تکلف وغیرہ کا نہ پیدا ہو۔ بلکہ جو کچھ دیا جائے۔ خالص اور پاک نیت کے ساتھ صرف خدا کی رضا کی خاطر دیا جائے۔ دوسری شرط یہ لگائی گئی۔ کہ اس صدقہ کے لئے خاندان کا ہر فرد کچھ نہ کچھ رقم ضرور دے خواہ وہ ایک پیسہ یا ایک دھیلہ ہی ہو۔ تاکہ کوئی مرد یا عورت یا لڑکا یا لڑکی حتیٰ کہ دودھ پیتا تک بچہ بھی اس صدقہ کی شمولیت سے باہر نہ رہے۔ چنانچہ ان شرائط کے ماتحت صدقہ کی رقم جمع کی گئی۔ جو مستحق غربا میں تقسیم کی جا رہی ہے۔

بے شک یہ درست ہے کہ اسلام نے اپنی عبادتوں اور دعاؤں اور صدقوں میں ظاہر اور مخفی ہر دو قسم کا طریق مدنظر رکھا ہے۔ کیونکہ ان ہر دو میں بعض حکیمانہ فوائد کا پہلو مقصود ہے۔ لیکن کم از کم جہاں تک صدقات کا تعلق ہے اسلام نے ظاہر کی نسبت مخفی طریق کو زیادہ پسند کیا ہے کیونکہ ایک تو جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں اس طریق پر صدقہ کی رقوم جمع کرنے میں تکلف وغیرہ کا رنگ پیدا نہیں ہوتا جس سے بچنا ایسے نازک موقعوں پر از بس ضروری ہے۔ اور دوسرے اس طرح صدقہ کی رقم تقسیم کرنے میں لینے والا بھی احساس کمتری کی پست خیالی سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

> ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم ویکفر عنکم من سیئاتکم (بقرہ)

"یعنی اگر تم اپنے صدقات کھلے طور پر دو۔ تو یقیناً یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے۔ لیکن اگر تم چھپ کر خاموشی کے ساتھ غربا کی امداد کرو تو یہ اس سے بھی زیادہ بہتر عمل ہے کیونکہ اس ذریعہ سے تمہاری بعض کمزوریوں پر خدا کی مغفرت کا پردہ پڑا رہتا ہے"

دوسری جگہ دعا کے تعلق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

> ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ (اعراف)

"یعنی اپنے رب کو طبعی رقت کی حالت میں ظاہر طور پر یا خاموشی کے ساتھ خفیہ طور پر ہر دو طرح پکارتے رہو۔"

اس آیت میں **تضرّع** کا لفظ بظاہر بے موقعہ اور بے جوڑ نظر آتا ہے۔ کیونکہ **خفیۃ** کے مقابل پر **ظاہر** کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ نہ کہ **تضرّع** کا۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس جگہ اس لفظ کے اختیار کرنے میں ایک بھاری حکمت ہے۔ کیونکہ **ظاہر** کے لفظ کی جگہ **تضرّع** کا لفظ استعمال کر کے خدا تعالیٰ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ ظاہری عبادت صرف وہی قابل قبول ہوتی ہے جس میں دلی اور طبعی جذبات کے اظہار کا رنگ ہو۔ دراصل عربی میں تضرّع کا لفظ **ضرع** سے نکلا ہے جس کے معنے پستان یا تھن کے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو بے شک تم ظاہر میں بھی عبادت بجا لاؤ۔ مگر یہ عبادت دودھ دینے والے جانور کی طرح ہونی چاہیئے۔ کہ جو چیز اندر ہے لازماً وہی باہر آئے۔ اور آئے بھی طبعی اور قدرتی رنگ میں اور کسی قسم کے تکلف یا ریا کا پہلو ہرگز نہ پایا جائے۔ اور یہی اصول صدقات وغیرہ میں مدنظر ہونا چاہیئے۔ کہ وہ بالعموم مخفی طور پر دیئے جائیں۔ تاکہ کسی فرد کی کمزوری کی وجہ سے ان پر تکلف اور ریا کا پردہ نہ پڑ سکے البتہ جب دل کے اندرونی جذبات طبعی ابال کی صورت میں ظاہر ہوں۔ جیسا کہ بچے کے رونے پر ماں کا دودھ بہہ نکلتا ہے۔ تو پھر ان کے اظہار میں حرج نہیں۔ کیونکہ جذبات کا مخلصانہ اور طبعی اظہار دوسروں کے واسطے ہمیشہ نیک تحریک کا باعث بنتا ہے۔ اور لوگوں میں اپنے پاک نمونہ سے نیکی پھیلانا بھی اسلام کے اہم اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔

اس نوٹ کے شروع میں میں نے حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کو ایک جہت سے خاندان کا بانی کہا ہے۔ اس پر تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں ایک لحاظ سے خاندان کا بانی قرار دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

> "جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سادات میں میری شادی ہو گئی۔ ...... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام **نصرت جہاں بیگم** ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی **بنیاد** ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۵۔۶۶)

اور دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے حضرت ام المومنین کے متعلق فرمایا ہے کہ **اشکر نعمتی رأیت خدیجتی** یعنی "میری اس نعمت کا شکر ادا کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پا لیا ہے"۔ اس جگہ خدیجہ کے نام میں خاندان کی بنیاد رکھنے والی خاتون کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی بانی تھیں:

ان حوالوں سے حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کا بلند اساسی مقام ظاہر و عیاں ہے پس دوستوں کو ان ایام میں حضرت ام المومنین کے لئے خاص طور پر دعا سے کام لینا چاہیئے۔ اور دعا بھی ایسی ہونی چاہیئے جو تضرّع کا رنگ رکھتی ہو۔ اور ایک قدرتی ابال کی طرح پھوٹ پھوٹ کر باہر آئے آجکل حضرت اماں جان کی حالت بے حد تشویشناک ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں اسے دراصل نازک کے لفظ سے تعبیر کرنا چاہیئے۔ مگر ہمارا خدا اپنی تقدیر پر بھی غالب ہے۔ اور یہ وہ عظیم الشان رحمت ہے۔ جس کی طرف اسلام کے سوا کسی اور مذہب نے راہ نمائی نہیں کی۔ حقیقۃً غور کیا جائے۔ تو یہ کتنی بابرکت تعلیم ہے کہ اولاً اسلام یہ سکھاتا ہے کہ کسی بیماری کو لاعلاج نہ سمجھو۔ کیونکہ صحیفہ فطرت میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج موجود ہے ثانیاً اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی چیز تقدیر عام کے ماتحت مقدر بھی ہو چکی ہو۔ تو خدا

(باقی دیکھیں صہ ۳ کالم ۱)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۲ء

صُمٌّ۔ بُکْمٌ۔ عُمْیٌ

چند روز ہوئے انگریزی اخبار "ڈان" کے حوالہ سے یہ خبر پاکستان کے تمام اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔ کہ امریکہ نے بھارت کے ساتھ کوئی خفیہ معاہدہ کر لیا ہے۔ اور کہ امریکہ پاکستان سے اس لئے بدظن ہو گیا ہے۔ کہ اس نے مشرق وسطی اور مشرق قریب کے اسلامی ممالک کی حمایت کی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ خبر کہاں تک اپنے اندر صداقت رکھتی ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ پاکستان نے اسلامی ممالک کی جو وکالت انجمن اقوام متحدہ کے اندر اور باہر کی ہے۔ وہ ضرور ایسی ہے۔ جو ان ممالک میں امریکی برطانوی بلاک کی خواہشات اور مفادات کے سخت مخالف پڑتی ہے۔ امریکی برطانوی بلاک ان ممالک کو آسان شکار سمجھتا آیا ہے۔ اور ماضی قریب میں انہوں نے جس طرح چاہا ہے ان ممالک کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ اور جس طرح ان کے مفادات نے انہیں آمادہ کیا ہے بلا روک ٹوک وہ اس کو جامہ عمل پہنانے میں کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں۔

اپنے مفادات کے مطابق جو سکیمیں انہوں نے ان ممالک کے متعلق سوچ رکھی ہیں۔ ان میں اگر کوئی چیز حائل ہوئی ہے۔ تو وہ پاکستان کی ہی بے غرض اور ہمدردانہ حمایت ہے۔ جو وہ ان ممالک کی کر رہا ہے۔ اس کی مثالیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ دنیا بھر کے اخبارات نے نہایت شاندار عنوانوں سے ان کوششوں کو اپنے کالموں میں جگہ دی ہے۔ جو پاکستان اسلامی ممالک کے لئے کرتا چلا آیا ہے۔ ان ممالک کا کونسا مسئلہ ایسا ہے جو بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جس میں پاکستان پیش پیش نہیں رہا۔ فلسطین انڈونیشیا۔ ایران۔ مصر۔ تیونس۔ مراکو۔ الجزائر الغرض تمام اسلامی ممالک اپنے اپنے مسائل کے متعلق پاکستان کی عملی حمایت کے نہ صرف معترف ہیں بلکہ تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اور آئے دن ان تمام ممالک کے عظما کے جو بیانات ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو دیکھا جائے تو کوئی نادان اور ہوش و خرد سے بیگانہ شخص ہی کہہ سکتا ہے۔ کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی مغربی امپیریلزم کے ساتھ معلق ہے۔

پھر جو ہردلعزیزی پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ان تمام اسلامی ممالک میں بلا استثنا حاصل ہوئی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ تاریخ عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ ہر اسلامی ملک چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو اپنے ہی ملک کا ہیرو سمجھتا ہے۔ اور وہ واحد شخصیت ہے۔ جس کا نام تمام اسلامی دنیا کے بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ ابھی کل ہی تیونس کے دو سربر آوردہ لیڈروں نے جو بیان شائع کیا ہے۔ ذرا اس کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

> "پاکستان کی مضبوط حمایت تونسی قوم کی زندگی میں نئی روح پھونکتی رہی۔ پاکستان نے ہمارے موقف کی تائید اس طرح کی جیسے یہ اس کا اپنا معاملہ ہے۔ ہماری تاریخ میں چوہدری ظفر اللہ خان کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ ہماری خاطر چوہدری ظفر اللہ خان نے جو کچھ کیا وہ ہماری توقعات سے بھی زیادہ ہے۔" (آفاق ۶ اپریل ۱۹۵۲ء)

یہ الفاظ کوئی تونس کے ان دو مقتدر لیڈروں کے ساتھ ہی مختص نہیں ہیں۔ جن لوگوں نے اخبارات کا مطالعہ باقاعدہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ در اصل ہر اسلامی ملک کے مقتدر لیڈروں کے الفاظ کے آئینہ دار ہیں جو مختلف مواقع پر ان کی زبانوں پر چوہدری ظفر اللہ خان کے متعلق بے اختیار آتے رہتے ہیں۔ بیروت کے اخبار الحیات میں جو عراق کے مدیر فاضل جمالی کے دورہ کی تفصیلات خود ان کی زبانی شائع ہوئی ہیں۔ ان میں آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

> پاکستان کا رویہ بھی ویسا ہی ہے۔ جو خود عربوں کا ہے۔ جب سے پاکستان قائم ہوا ہے۔ وہ اسی کوشش میں رہا ہے کہ عرب حکومتوں کے ساتھ تعاون کرے۔ اور عربوں کے مسائل کو خود اپنے مسائل تصور کرتا ہے۔

> "اقوام متحدہ میں چوہدری ظفر اللہ خان کی قیادت میں پاکستان وفد کی سرگرمیاں اس بات کی مظہر ہیں کہ پاکستان عرب مفاد کا محافظ ہے۔" (تسنیم ۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء)

یہ تو حال ہے ان ممالک کا مگر کتنا تعجب خیز امر ہے کہ خود پاکستان کے شپرہ چشموں کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اور وہ گھر بیٹھے ہی ان ممالک کی فکر میں دبلے ہو رہے ہیں۔ وہ ممالک تو زبان حال سے ہی نہیں بلکہ زبان قال سے بھی بیانگ دہل اعلان کر رہے ہیں۔ کہ پاکستان کی وزارت خارجہ نے ان کی حمایت میں بے نظیر کام کر کے دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ اور برطانیہ اسی حمایت کی وجہ سے پاکستان سے بدظن ہو گئے ہیں۔ اور یہ پاکستان کے شیر قالین ہیں۔ جن کا نام تک بھی یہ اسلامی ممالک نہیں جانتے الٹا الزام لگا رہے ہیں۔ حالانکہ پاکستان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ یہ خود جلد از جلد پاکستان کو سویٹ روس کا غلام منقاد دیکھنے کے دل سے متمنی ہیں۔ اور جو پاکستانی حکومت کے کاروبار میں کیڑے نکالنا اپنا آبائی پیشہ سمجھتے ہیں۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کی اس سے روشن مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔

یہ تو وہ ہیں جن کی نگاہوں میں سرخ شفق پھولی رہتی ہے۔ ان کے علاوہ پھر وہ ہیں۔ جن کی دینی غیرت ان کو اجازت نہیں دیتی۔ کہ وہ کسی حق کا اعتراف کر لیں۔ کیونکہ ان کی دانست میں آجکل اسلام صرف انتخابات لڑنے میں مقید ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے علاوہ خواہ کتنا ہی بلند اسلامی کردار دکھایا جائے ہیچ ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کی حالت مرغ بادنما کی سی ہے۔ جو ہوا کے ساتھ رخ بدلتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اسلام سے علاً حرف بہ حرف منحرف ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اسلام کا ستون بھی مانتے اور ظاہر کرتے ہیں۔ اور صحافتی دیانتداری کا یہاں تک مظاہرہ کرتے ہیں کہ اے پی پی کی خبر میں بھی تونسی وزرا صالح بن یوسف اور محمد بدرا کے بیان میں تحریف و تبدیلی کر کے چوہدری ظفر اللہ خان کے نام کو نکالکر اس کی جگہ اپنی طرف سے "پاکستان" کا لفظ داخل کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

> "پاکستان چونکہ ہمیشہ ہمارے مقصد اور نصب العین کے لئے سینہ سپر رہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام تاریخ تونس میں زریں حروف میں لکھا جائے گا۔ اس لئے اسلامی ممالک نے ہمارے لئے جو اقدامات کئے ہیں۔ وہ ہماری توقعات اور تخیلات سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔" (روزنامہ زمیندار ۶ اپریل ۱۹۵۲ء)

تونس کی تاریخ میں خواہ چوہدری ظفر اللہ خان کا اور خواہ پاکستان کا نام ہو جو سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مگر پاکستان کی تاریخ میں روزنامہ "زمیندار" اور اس کے ایڈیٹروں کے نام کے ساتھ "ننگ صحافت" کے الفاظ ضرور لکھے جائیں گے:

——— (بقیہ صفحہ ۲) ———

حضرت ام المومنین ایدہا اللہ کی تشویشناک علالت

بھی مایوس نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ اور اپنی تقدیر عام کو اپنی تقدیر خاص سے بدل سکتا ہے۔ اور ثالثاً اسلام یہ سکھاتا ہے۔ کہ اگر کسی مصلحت سے خدا اپنی کوئی تقدیر نہ بدلے۔ تو پھر بھی سچے مومنوں کو گھبرانا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مومنوں کے اجتماع کا آخری نقطہ خدا کی ذات ہے۔ یہ تعلیم کتنی پاکیزہ اور امید کے جذبات سے کتنی معمور ہے۔ کہ ہمارے آسمانی آقا نے ہمارے ہر دکھ کا علاج پہلے سے مہیا کر رکھا ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہر حال میں اپنے خدا سے اس کی بہترین نعمت کے طالب ہوں وقال اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العظیم

فقط والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۶ اپریل ۱۹۵۲ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے مبلغ مشرقی افریقہ کے اعزاز میں دعوت چائے

۲ اپریل ۱۹۵۲ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ مشرقی افریقہ اور مکرم محمد سلیم الحسن الجانی صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مشرقی افریقہ میں کئی سال تک خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ اور مکرم محمد سلیم الحسن الجانی صاحب ایک فلسطینی نوجوان ہیں جو دینی تعلیم کے حصول کے لئے حال ہی میں ربوہ تشریف لائے ہیں۔

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرماتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مشرقی افریقہ کے مبلغین کو مقامی لوگوں سے زیادہ ہندوستانی اور پاکستانی افراد میں اپنی تبلیغ کو وسیع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز حضور نے مکرم محمد سلیم الحسن الجانی صاحب کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہاں کی رہائش سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس تقریب میں تمام غیر ملکی طلباء بعض دوسرے معززین بھی شریک تھے۔ ربوہ

([illegible])

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی روز افزوں ترقی

اسلام کی تائید میں لٹریچر کی وسیع اشاعت۔ گرجوں میں تقاریر۔ معززین سے ملاقاتیں۔ تین اصحاب کا قبول اسلام

امریکہ مشن کی تیسری سہ ماہی رپورٹ - بابت نومبر۔ دسمبر سنہ ۵۱ جنوری سنہ ۵۲

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے

امریکہ مشن کی تیسری سہ ماہی رپورٹ کے ساتھ سال ۱۹۵۱ء کا اختتام اور ۱۹۵۲ء کا آغاز ہوتا ہے۔ اس مرحلہ پر ۱۹۵۱ء کا جائزہ لینے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس سال میں چھوٹے ہینڈ بلوں کے علاوہ بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل لٹریچر کی اشاعت کی توفیق ملی۔

۱۔ رسالہ مسلم سن رائز — چار ہزار شیوع — یہ رسالہ امریکہ کی تمام مشہور لائبریریوں اور یونیورسٹیوں کے علاوہ ۳۲ مختلف ممالک میں باقاعدگی سے بھجوایا جاتا ہے۔ اور تمام بیرونی مشنوں کو اس کی متعدد کاپیاں ارسال کی جاتی ہیں۔

۲۔ رسالہ احمدیہ گزٹ — چار ہزار شیوع — امریکہ کے تمام احمدی احباب کے علاوہ تمام بیرونی مشنوں کو بھی اس کی کاپیاں بھجوائی جاتی ہیں۔ یہ گزٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ۔ امریکہ مشن، اور غیر ممالک کے دوسرے مشنوں کے کوائف و اخبار پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور جماعت کی تربیت میں اہم خدمت سرانجام دیتا ہے۔

۳۔ کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی بار ۲ — بارہ ہزار — سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رقم فرمودہ یہ سلسلہ مضامین امریکہ کی تمام مقتدر ہستیوں پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ گورنرز۔ سینیٹرز۔ کانگرس مین۔ تمام روزانہ اخبارات۔ یونیورسٹیوں اور لائبریریوں کو بھجوایا گیا۔ اور غیر ممالک میں بھی اس کی تقسیم کی گئی۔

۴۔ WHY I BELIEVE IN ISLAM — آٹھ ہزار — حضور اقدس کا رقم فرمودہ یہ مضمون خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ عمدہ کاغذ پر جیبی تقطیع پر شائع کیا گیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ تبلیغ اسلام کے لئے عمدہ اور مفید ہتھیار ثابت ہوا۔

۵۔ MORAL PRINCIPLES AS THE BASIS OF ISLAMIC CULTURE — دو ہزار — محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تصنیف کردہ یہ اچھوتا مضمون خاص طور پر علمی طبقہ کے لئے شائع کیا گیا۔ یونیورسٹیوں اور علم دوست حلقہ میں تبلیغ کے لئے خدا کے فضل سے بہت ثابت ہو رہا ہے۔

۶۔ MY FAITH — پانچ ہزار — محترم چوہدری صاحب کا لکھا ہوا یہ پمفلٹ بھی جیبی تقطیع پر شائع کیا گیا۔ اسلام کے ابتدائی تعارف کے لئے امریکہ اور غیر ممالک میں نہایت فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور باقاعدگی کے ساتھ اس کی تقسیم جاری ہے۔

۷۔ احمدیت یا حقیقی اسلام — دو ہزار — سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ شاندار تصنیف سال کے آخر پر شائع کرنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی طباعت سلسلہ کے مختلف مشنوں میں بہت مقبول ہوئی۔ فی الحال اس کی پچاس کاپیاں امریکہ کے مشہور جرائد میں۔ اور چند سو کاپیاں احباب جماعت میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ اور اب اسے لائبریریوں میں رکھوانے کی مہم شروع کی جا رہی ہے۔

امریکہ مشن کی طرف سے اس شائع کردہ لٹریچر کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب امریکہ کی لائبریریوں میں مرکز سے منگوا کر رکھوائی گئیں۔

۱۔ تفسیر القرآن انگریزی ہر دو جلد — تیس ۳۰ سیٹ

۲۔ انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف ہولی قرآن — دوسو ۲۰۰ نسخے

سہ ماہی زیر رپورٹ میں لٹریچر کی عام اشاعت کے علاوہ کتب احمدیت حکومت اسرائیل کے پرائم منسٹر اور فارن منسٹر کو ارسال کی گئیں۔ اور یروشلم کی لائبریری میں بھی رکھوائی گئیں۔ برادرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف حبشہ کے ارشاد پر شاہ ہیل سلاسی کے لئے کتاب احمدیت بھجوائی گئی۔ اور اس کے نسخے حبشہ کی لائبریریوں کے لئے بھی بھجوائے گئے۔

رسالہ سن رائز کا ذکر مشہور امریکن رسالہ میں: سن رائز کی آخری اشاعت کا ذکر امریکہ کے مشہور علمی رسالہ Books Abroad نے قابل ذکر مضامین کے سلسلے میں کیا۔ اس رسالہ نے حالیہ شائع شدہ کتب کے سلسلے میں کتاب انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف ہولی قرآن کا بھی اندراج کیا۔

پریس کے ساتھ مزید تعلقات: مذکورہ بالا پبلسٹی کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں کثیر الاشاعت ہفتہ وار ٹائم میگزین کے ساتھ مسجد فضل امریکہ کے متعلق دلچسپ اور نتیجہ خیز خط و کتابت ہوئی۔ رسالہ مذکور نے ایک خبر کے سلسلے میں لکھا کہ اس وقت واشنگٹن میں کوئی مسجد نہیں ہے۔ اس پر اسے مسجد فضل امریکہ کے متعلق معلومات اور تصویر بھجوائی گئیں۔ اور رسالہ مذکور نے بعد تحقیق اپنی غلطی کا خط کے ذریعے سے اعتراف کیا۔

بشپ آف واشنگٹن کے مضمون کا رد: بشپ آف واشنگٹن نے اخبار شکاگو سن ٹائمز میں جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ ایک مضمون لکھا جس میں یہ کہا کہ اس وقت عیسائیت اور مغربی دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ اسلام اور کمیونزم میں اتحاد کا ہے۔ جو موجودہ حالات کے لحاظ سے بہت ممکن معلوم ہوتا ہے۔ اور کہ نہ صرف اسلام اور کمیونزم میں اشتراک عمل ہی ہے بلکہ اکثر مسلمان کمیونسٹوں کی طرح خدا کو نہیں مانتے۔ . . . . بلکہ صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ایمان رکھتے ہیں۔ خاکسار نے اس کا جواب دیا۔ جو اخبار شکاگو سن ٹائمز نے بجنسہ شائع کیا۔ خاکسار نے لکھا کہ کمیونزم کا پھیلنا جس قدر عیسائی ممالک میں آسان ہے اس قدر مسلم ممالک میں نہیں۔ کیونکہ جہاں اسلام روحانی تعلیم کے ساتھ ایک معاشی نظام اور حقیقی مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ وہاں عیسائیت میں اس کا بکلی فقدان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونزم اب تک عیسائی ممالک میں ہی زیادہ مقبول ہوا ہے۔ حتیٰ کہ فرانس اور اٹلی میں جہاں بشپ مذکور کے ہمخیال کیتھولکوں کی اکثریت ہے۔ وہاں پر کمیونزم بھی زوروں پر ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ مسلمانوں کے متعلق یہ خیال کہ وہ خدا کو نہیں مانتے محض جہالت کا نتیجہ ہے۔ اور اسبات کا ثبوت ہے کہ عیسائی دنیا کو اسلام کو حقیقی طور پر اور سنجیدگی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

تقاریر:- ۱۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت ینگس ٹاؤن نے ایک غیر معمولی جلسے کا انتظام کیا۔ جس میں تمام مبلغین شریک ہوئے۔ یہ جلسہ مقامی وائی ایم سی اے میں منعقد کیا گیا اور خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

۲۔ خاکسار کو All Souls Unitarian Church میں اسلام کے متعلق ایک کامیاب تقریر کا موقع ملا۔ تقریر کے بعد سوالات کا لمبا سلسلہ جاری رہا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۳۔ واشنگٹن کے Mormon Church میں خاکسار کو متواتر دو تقریروں کے لئے بلایا گیا۔ یہ لوگ موجودہ زمانہ میں الہام کی ضرورت کے قائل ہیں۔ اور ایک امریکن جوزف سمتھ کو موجودہ زمانہ کا نبی مانتے ہیں۔ انجیل کی تحریف کو تسلیم کرتے ہیں اور باقاعدگی سے ۱/۱۰ حصہ آمد چندہ کے طور پر دیتے ہیں۔ یہ تقریریں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت دلچسپی سے سنی گئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات:- یوں تو قریباً روزانہ ہی مسجد فضل امریکہ میں آنیوالے لوگوں اور خاکسار کی باہر کی ملاقاتوں میں تبلیغ اسلام کا موقع ملتا رہتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ کی خاص ملاقاتوں میں سے ایک آنریبل مسٹر فیض الخوری منسٹر آف سیریا کے ساتھ تھی۔ جنہیں سلسلے کا لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ اور ان سے لمبی بحث بھی ہوئی سفارتی حلقہ میں اسرائیلی سفارت خانہ کے بعض افسران کے ساتھ اسلام کے متعلق متعدد مرتبہ تبادلۂ خیالات ہوا۔ مشہور پادری برکت اللہ صاحب کی صاحبزادی ڈاکٹر سنگلیر آجکل امریکہ میں تعلیم پا رہی ہیں۔ ان کے ساتھ احمدیت کے متعلق لمبی گفتگو ہوئی۔ ایک شامی خاندان نے گفتگو کے بعد ہمارے لٹریچر کے مزید مطالعہ کی خواہش کی۔ پاکستان سے آنے والے احباب اور سفارت خانہ پاکستان کے افسران کو سلسلے کی مساعی سے روشناس کرایا گیا۔ ان میں سے بعض کو مسجد میں کھانے اور چائے پر بھی مدعو کیا گیا۔ ان میں سے ایک دوست مسٹر جی جی خاں سابق سیکرٹری مسلم چیمبر آف کامرس رنگون بھی تھے۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے دو تین افسران سے بھی ملاقات کر کے احمدیت کی مساعی سے واقف کیا گیا۔ اسوقت دو نوجوان خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ لٹریچر کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ اور ہفتہ میں ایک دو مرتبہ تبادلۂ خیالات کے لئے آتے ہیں۔ احباب سے ان کے انشراح صدر کے لئے دعا کی درخواست ہے

مسجد فضل امریکہ:- مسجد فضل میں تبلیغی اور تربیتی میٹنگیں ہفتہ میں تین مرتبہ باقاعدگی سے ہوتی رہیں۔ جن میں تفسیر القرآن۔ ناظرہ قرآن۔ کتب سلسلہ اور اہم مسائل دینیہ کے

علاوہ اس سہ ماہی سے زبان عربی کی تعلیم کا بھی آغاز کیا گیا۔ مسجد میں آکر مقیم ہونے والے مہمانوں میں نیویارک۔ شکاگو۔ ڈیٹن اور پٹس برگ کے احباب جماعت شامل ہیں۔

سفر:۔ اس سہ ماہی میں خاکسار کو مختلف سلسلوں میں شکاگو۔ ڈیٹرائیٹ۔ کلیولینڈ۔ ینگس ٹاؤن کیمڈن۔ بالٹی مور اور نیویارک جانا پڑا۔ اور اندازاً تین ہزار چھ سو میل پر مشتمل "تبلیغی۔ تربیتی۔ اور انتظامی سفر کیے گئے۔

مرکزی دفتر:۔ واشنگٹن میں قیام کے دوران میں مرکزی دفتر التزام کے ساتھ صبح سے شام تک کھلا رہا۔ ملاقاتیوں کو ان کے سوالات کے جوابات۔ تبادلہ خیالات۔ لٹریچر کی تقسیم۔ چندوں کے حسابات۔ رسالہ ہائے مسلن سن رائز و احمدیہ گزٹ کی ادارت اور ڈاک میں آنے والی انکوائریز کے جوابات اور مشنوں کے ساتھ تربیتی خط و کتابت سب دفتر کے کام کا حصہ ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں روانگی ڈاک کی تعداد ۸۱۷ رہی۔

نومبایعین:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین احباب نے اسلام قبول کیا۔ احباب سے ان کی استقامت کے لیے درخواست دعا ہے۔

متفرقات:۔ سہ ماہی رپورٹ میں خاکسار امریکن پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ میں شامل ہوا۔ نیشنل پریس کلب کی رکنیت حاصل کی۔ پاکستان سے محترم چودھری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر سپلائی ڈیپارٹمنٹ تشریف لائے۔ نیویارک مشن نے ان کے اعزاز میں دعوت کی جس میں خاکسار بھی شامل ہوا۔ امریکن مشنوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ آپ واشنگٹن میں بھی تشریف لائے۔ اور مسجد کو ملاحظہ کر کے اور نومسلمین سے مل کر متاثر ہوئے۔ برادرم نور الحق انور صاحب جو کئی سال تک امریکہ میں مقیم رہے۔ اور جماعتی کاموں میں ہاتھ بٹاتے رہے۔ اس سہ ماہی میں واپس پاکستان تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں امریکہ مشن کے ساتھ عمدہ تعاون پر جزائے خیر دے۔ آمین۔

حلقہ پٹس برگ

حلقہ مذکور کے انچارج برادرم عبد القادر صاحب ضیغم تحریر فرماتے ہیں:۔

اس حلقہ میں ڈیٹرائیٹ۔ پٹس برگ۔ ینگس ٹاؤن کلولینڈ۔ ایکرن سنسناٹی اور ڈیٹن کی جماعتیں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سہ ماہی زیر رپورٹ میں اس حلقہ کی تمام جماعتوں نے اپنے محدود ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغ کی۔ اور تعلیم و تربیت کے کام کو زیادہ باقاعدگی اور تندہی سے سرانجام دینے کی کوشش کی۔ اور اس کے علاوہ چندوں میں بھی نمایاں ترقی ہوئی۔ الحمد للہ۔ اس رپورٹ میں تمام جماعتوں کی تمام مساعی کا ذکر کرنا تو ناممکن ہے۔ اس لیے ان کا مختصر خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

تبلیغ:۔ ہر مشن نے حسب سابق بذریعہ لٹریچر اور لیکچرز مقدس فریضہ تبلیغ حتی الوسع سرانجام دینے کی کوشش کی۔ اور تقریباً ۰۰۰ سے زائد پمفلٹ۔ ہینڈ بلز اور کتب غیر مسلموں میں تقسیم اور فروخت کی گئیں۔ اور ایک صد سے زائد افراد کو بذریعہ ڈاک سلسلہ کا لٹریچر بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ ہر اتوار کی شام کو تمام جماعتوں میں پبلک جلسوں کا انتظام کیا جاتا رہا۔ جس میں مقامی جماعت کے احمدی دوست اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کرتے۔ ان جلسوں میں غیر مسلموں کو خاص طور پر مدعو کیا جاتا رہا۔ اور انہیں بھی سوالات کے علاوہ۔ انہیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جاتا۔ اور ان کے بیان کردہ اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ اختتام جلسہ پر حاضرین کی خدمت میں ان کو مزید معلومات بہم پہنچانے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جاتا۔ اس عرصہ میں خاکسار کو پٹس برگ میں دو چرچوں کی طرف سے لوتھرن چرچ Cahland اور میتھوڈسٹ چرچ Homestead نے تقاریر کے لئے مدعو کیا۔ جن میں خاکسار نے "اسلامی طرز حکومت" اور "اخوت اسلامی" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ جن کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ بعد میں ان میں سے بعض کو جنہوں نے لٹریچر مانگا۔ لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ اور ان کے نام اور پتہ جات بھی لے لئے گئے۔ تاکہ انہیں باقاعدہ طور پر سلسلہ کی کتب اور نیا لٹریچر بھیجا جاتا رہے۔ اس کے علاوہ کلولینڈ میں وہاں کی جماعت کی طرف سے ایک خاص تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس کے ایک ہفتہ قبل دو اخباروں میں اعلان کیا گیا۔ اور اشتہارات شائع کر کے کلولینڈ کے مختلف بازاروں میں تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر خاص طور پر یہاں کے "بائبل کالج" کے سٹوڈنٹس اور پروفیسروں کو مدعو کیا گیا۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ گو اس روز سارا دن سخت برف پڑتی رہی۔ اور موسم ازحد خراب رہا۔ اس جلسہ میں پہلے یہاں کے مقامی دو احباب ابو المفاصل اور کمال الکمال صاحبان نے "مقصد حیات انسانی" اور "اسلام کیا ہے۔" پر تقاریر کیں۔ ان کے بعد دو بہنوں حفیظہ صاحبہ اور مسز افضال صاحبہ نے "اسلام میں عورتوں کے حقوق" اور "مصائب زمانہ کا حل" پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بائیبل کی تین پیشگوئیوں کی وضاحت کر کے آپ کی تعلیم کو بیان کیا۔ بعد میں دو گھنٹہ سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس موقعہ پر ایک مقامی اخبار کے دو نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے لٹریچر کے نوٹ لئے۔ اور مزید تحقیقات کے لئے کتب مانگیں۔ جو انہیں دی گئیں۔ اور غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے متعلق جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ مختصراً بتایا اور ہمارے اور دوسرے مسلمانوں میں جو اختلاف ہے اسے واضح کیا۔ تین دن ہوئے۔ اس اخبار کے ایڈیٹر نے جماعت کے متعلق مزید باتیں معلوم کرنے کے لئے فون کیا۔ جس پر اسے مطلوبہ معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اور اس نے وعدہ کیا۔ کہ وہ عنقریب اپنے اخبار میں مفصل طور پر ان باتوں کو شائع کرے گا۔ اس سے پہلے اس اخبار نے ہمارے اس جلسہ کا پروگرام شائع کیا تھا۔ تبلیغ کے کام کو اور زیادہ وسیع پیمانہ پر کرنے کے لئے خاکسار نے پٹس برگ کی جماعت کے تمام ممبروں کو چھ گروپوں میں تقسیم کیا۔ اور انہیں دو دفعہ مختلف چرچوں میں بھیجا۔ اور انہیں ہدایت کی۔ کہ وہ وہاں جا کر ان لوگوں سے ذاتی تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ طریق نہایت کامیاب رہا۔ جن جن چرچوں میں ہمارے تبلیغی گروپ پہنچے۔ وہاں انہیں نہ صرف پمفلٹ تقسیم کرنے کا ہی موقع ملا۔ بلکہ تقاریر کا بھی اور اس ذریعہ سے خدائے واحد کا نام ان تبلیغی گروپوں کے ذریعہ چھ چرچوں تک پہنچ گیا۔ اور بعض سے ذاتی تعلقات پیدا کئے گئے۔ اور انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۲۵ افراد خاکسار کو اسلام کے متعلق اور معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس میں ملنے آئے۔

انفرادی تبلیغ:۔ تیرہ فیملیوں کو ان کے گھر جا کر تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ جس میں سے mrs Smith کی فیملی جو کہ بہت تعلیمیافتہ اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والی ہے صوفی عزیز احمد صاحب کے زیر تبلیغ ہے۔ مجھے اور برادرم شکر الٰہی صاحب کو صوفی صاحب کے ہمراہ وہاں جانے اور تین گھنٹے تک گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ ۷۵ افراد سے جو مشن ہاؤس میں مختلف اوقات میں تشریف لاتے رہے۔ گفتگو کی۔ اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔

تعلیم:۔ ہر مہینہ میں تین روز شام کو ۷ بجے سے ۹ بجے تک مشن ہاؤس میں کلاسز لگائی جاتی ہیں جس میں خاکسار Ahmidyyat or True Islam اور The Introduction to the study of the holi Quran کتب پڑھ کر ان کی وضاحت کرتا رہا۔ قرآن کریم ناظرہ۔ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے اور نماز سکھانے کے ساتھ ساتھ ادعیہ مسنونہ اور اقوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زبانی یاد کرائے۔ اور عربی ادب و گرامر کے اسباق دیتا رہا۔

خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ:۔ خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ کی تین تین میٹنگیں ہوئیں۔ جن میں حسب سابق گذشتہ کاموں پر تبصرہ اور آئندہ ماہ کے لئے پروگرام مرتب کیا جاتا رہا۔ دو ٹی پارٹیز دی گئیں۔ جن میں زیر تبلیغ غیر مسلم خواتین کو مدعو کیا گیا۔ اور چائے سے پہلے ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کے تمام ممبروں نے ہماری ایک مخلص بہن رشیدہ صاحبہ جو مشن کی سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ کی شادی کے انتظامات میں مدد دی۔ اس موقع پر غیر مسلموں کو خاص طور پر دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ تاکہ وہ اسلامی طریق شادی کو دیکھ سکیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اعلان نکاح سے پہلے خاکسار نے آدھ گھنٹہ اسلام میں شادی کا مقصد و عورت و مرد کے حقوق اور تعدد ازدواج کے مسئلہ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جوابات دیئے۔ جماعت کی طرف سے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ لوکل اخبار کا نمائندہ بھی آیا ہوا تھا۔ جس نے اسلامی طریق شادی اور سادگی کی بہت تعریف کی۔ اور اپنے اخبار کے لئے مختلف تصاویر لیں۔ اس خوشی کی تقریب میں کلولینڈ مشن سے، جو ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سے بھی احمدی دوست شامل ہوئے۔

دورے:۔ کلولینڈ۔ ینگس ٹاؤن اور ڈیٹرائیٹ کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ ڈیٹرائیٹ میں پہلے مکمل طور پر جماعت کی تنظیم نہ تھی۔ اس لئے خاکسار نے وہاں بیس دن قیام کیا۔ اور جماعت کو منظم کر کے عہدیداروں کا انتخاب کروایا۔ ہفتہ میں پانچ روز تعلیم و تربیتی کلاسز لگائی جاتی رہیں۔ اور ہر اتوار کی صبح کو ایک ممبر کے ہاں پبلک جلسہ کیا جاتا رہا۔ قیام ہذا کے دوران میں خاکسار نے Canada کے ایک شہر Windsor کا سروے کیا۔ اور وہاں جا کر دو سو سے زائد گھروں کے پتہ جات حاصل کئے۔ اور انہیں لٹریچر بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔ جس کے نتیجہ میں پچھلے دو خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں خرید کتب کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جو انہیں بھیجی گئیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں احمدیت کے سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اور سرزمین کینیڈا میں احمدیت کا مشن قائم کرتے ہوئے اس ملک میں اسلام کو غلبہ دے۔ آمین۔

سفر:۔ اس سہ ماہی میں ۳۰۰۰ میل کے قریب سفر کیا گیا۔ (باقی)

حضرت ام المومنین کیلئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

مندرجہ ذیل جماعتوں نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے لئے اجتماعی دعا اور صدقات کا انتظام کیا:۔ لاہور۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ سکھر۔ گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ احمد پور شرقیہ چک ۶ ۔ ۱۱ ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

حضرت بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و اخلاص

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے متعلق آپ کا ایک کشف اور ہمارے مخالفین کی طرف سے اس کے متعلق غلط بیانیاں

(منقول از ہفت روزہ التبلیغ ربوہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۳ء)

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ٭ خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

(بانی سلسلہ احمدیہ)

مجلس احرار اسلام کی طرف سے ان کی نام نہاد تبلیغی کانفرنسوں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق یہ الزامات مشہور کئے جا رہے ہیں کہ آپ نے نعوذ باللہ اہل بیت رسولؐ کی ہتک کی ہے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسنین رضی اللہ عنہما کی شان اقدس میں ناشائستہ کلمات لکھے ہیں۔ آپ نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا ہے کہ میں نے کشف میں ان کی ران پر اپنا سر رکھا۔

ناظرین کرام! ہم نہایت درد بھرے دل سے آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ سب باتیں حوالوں کو بگاڑ کر پیش کی جاتی ہیں ہم ذیل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عربی کتاب "سر الخلافۃ" سے ایک اقتباس کا ترجمہ درج کرتے ہیں جس میں ان سب الزامات کا جواب ایک طالب حق کو مل جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت علی المرتضےٰؓ

"حضرت علی رضی اللہ عنہ متقی اور پاک تھے اور آپؓ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا کے محبوب ہوتے ہیں۔ اور آپؓ برگزیدہ خاندان میں سے تھے۔ اور آپؓ زمانہ کے سرداروں میں سے تھے اور آپؓ اللہ کے غالب شیر تھے اور خدائے مہربان کے سپاہی تھے۔ اور آپؓ کشادہ ہتھیلی والے یعنی سخی تھے۔ اور پاکیزہ دل تھے۔ اور آپؓ یکتا بہادر تھے۔ میدان جنگ میں کبھی اپنا مرکز نہیں چھوڑا۔ اگرچہ آپؓ کا مقابلہ دشمنوں کی ایک فوج نے کیا۔ اپنی ساری عمر تکلیف میں زاہدانہ طور پر گزار دی۔ اور آپؓ نوع انسان میں بلحاظ زہد انتہاء تک پہنچ چکے تھے۔ اور آپؓ مال و زر کے دینے اور لوگوں کی تکلیف دور کرنے میں یتیموں مسکینوں اور پڑوسیوں کی خبرگیری میں تمام مردوں میں اوّل نمبر پر تھے اور آپؓ سے میدانِ معرکہ میں قسم قسم کی بہادریاں ظاہر ہوئیں اور آپؓ سیف و سنان کی جنگوں کی شدت میں عجائبات کے مظہر تھے۔ اور آپؓ باوجود ان صفات کے شیریں بیان اور فصیح اللسان تھے۔ اور آپؓ کا بیان دلوں کی گہرائیوں میں داخل ہوتا تھا۔ جس سے آپؓ ذہنوں کے زنگ دور کرتے۔ اور دلائل کے نور سے اپنے بیان کو واضح کرتے تھے۔

اسلوب بیان کے انواع و اقسام پر قدرت رکھتے تھے۔ اور جو اس بات میں آپؓ کا مقابلہ کرتا تو اُسے سوائے اپنی عاجزی کے اقرار کے کوئی چارہ نظر نہ آتا۔ اور ہر نیکی میں اور اسی طرح بلاغت و فصاحت کے تمام اسلوبوں میں بھی کامل تھے۔ اور جس نے آپؓ کے کمال کا انکار کیا۔ اس نے بے حیائی کو اپنا مسلک بنایا۔ اور آپؓ پریشان حال سے ہمدردی کرتے اور صبر کے اور تنگدست ہو قناعت کرنے والوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیتے تھے اور آپؓ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ اور باوجود اسکے آپؓ فرقان کے دودھ کا پیالہ پینے والوں میں سابقین میں سے تھے۔ اور آپؓ کو قرآن مجید کی باریکیوں کے سمجھنے میں عجیب فہم دیا گیا تھا۔

اور میں نے آپؓ کو دیکھا اس حالت میں جب کہ میں بیدار تھا سویا ہوا نہیں تھا۔ خدائے علیم کی کتاب کی تفسیر مجھے دی اور فرمایا کہ یہ میری تفسیر ہے اور اب تجھے یہ سپرد کی گئی ہے۔ سو مبارک ہو جو دی گئی۔ پس میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور تفسیر لے لی۔ اور میں نے اللہ کا شکر کیا جو عطا کرنے والا قادر مطلق ہے۔ میں نے آپ کو صورت اور سیرت میں یکساں ہشتِ اصنع اور منکسر المزاج، بشاش اور نورانی پایا۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ وہ پیار اور محبت سے میرے پاس تشریف لائے اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ وہ مجھ کو اور میرے عقیدہ کو جانتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میں اپنے مسلک اور مشرب میں شیعہ سے اختلاف رکھتا ہوں تو آپؓ نے اس بات کو بُرا منایا اور نہ اعراض کیا۔ بلکہ خالص دوستوں کی طرح محبت کا اظہار کیا اور آپؓ کے ساتھ حسنین بلکہ حسینؓ اور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔

مادر مہربان حضرت فاطمۃ الزہراؓ رضی

اور ان کے ساتھ ایک خوبصورت، نیک، جلیل القدر، مبارک اور پاکیزہ صفات خاتون بھی تھیں۔ جو شان و عظمت و عزت رکھنے والی تھیں۔ قابل تعظیم، توقیر اور روشن چہرہ خاتون تھیں جن کا نور ظاہر و باہر تھا۔ اور میں نے اس خاتون کو پُرغم پایا لیکن وہ غم کو چھپا رہی تھیں۔ اور میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ یہ فاطمۃ الزہراؓ ہیں۔ آپؓ میرے پاس آئیں۔ اور میں لیٹا ہوا تھا اور وہ بیٹھ گئیں اور میرے سر کو اپنی ران پر رکھا۔ اور مجھ سے مہربانی سے پیش آئیں۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ میرے بعض غموں کی وجہ سے غمگین و بےقرار ہیں۔ اور شفقت کا اظہار کرتی ہیں اور میرے لئے ایسے بےچین ہیں جیسی کہ مائیں اپنے بیٹوں کے مصائب کے وقت بےچین ہوتی ہیں۔ اور مجھے معلوم ہوا۔ کہ میں اعلیٰ تعلقات کے لحاظ سے بمنزلہ بیٹے کے ہوں۔ اور میرے دل میں گزرا کہ آپؓ کا غم اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ جو ظلم مجھ پر میری قوم اہل وطن اور دشمن کریں گے۔

حضرت علیؓ اور حسینؓ سے روحانی مناسبت

میرے پاس حسنین تشریف لائے اور وہ دونوں بھائیوں کی طرح اظہارِ محبت اور غمخواری کرتے تھے اور یہ بیداری کے کشوف میں سے ایک کشف تھا۔ اور اس کشف کو گزرے چند سال گزر رہے ہیں۔

اور مجھے علی اور حسین سے لطیف مناسبت ہے۔ اور اس کا راز کوئی نہیں جانتا مگر رب المشرقین والمغربین۔ اور میں علیؓ اور آپؓ کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہوں۔ اور میں دشمن ہوں اُن کا جو ان کا دشمن ہے اس محبت کے باوجود میں ...

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ "امانت فنڈ تحریک جدید"

(از مکرم وکیل المال صاحب)

> "میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں"
>
> (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک نہایت اہم مطالبہ جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے فرمایا ہے کہ احباب اپنی رقوم تحریک جدید کے امانت فنڈ میں بطور امانت جمع کرائیں۔ امانت فنڈ میں رقم جمع کرانا انفرادی اور اجتماعی دونوں لحاظ سے فائدہ مند ہے۔ اس فنڈ کا حساب اب بالکل بنک کی مانند ہے۔ اور دوست جس وقت چاہیں رقم واپس لے سکتے ہیں۔ دوستوں کا روپیہ ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا متعاویاں میں جن دوستوں نے اپنے حساب امانت فنڈ تحریک جدید میں کھلوائے اور رقوم جمع کرائیں۔ ان سب کو باوجود گزشتہ فسادات اور حالات کے تحریک جدید نے رقوم واپس کر دی ہیں۔ حال ہی میں تحریک جدید نے ایک کثیر رقم خرچ کر کے پاس بک اور چیک بک سسٹم کا اجراء کیا ہے۔ اور یہ روپیہ کی حفاظت کا ایک مزید ذریعہ ہے۔ رقم فوری طور پر بلا نوٹس واپس لی جا سکتی ہے۔ اور رقم واپس بھجوانے کا خرچ تحریک جدید خود اپنے پاس سے ادا کر سکتی ہے پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ حضور کے اس مطالبے پر جس کو وہ بغیر کوئی رقم خرچ کرنے کے پورا کر سکتے ہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں لبیک کہیں تحریک جدید ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ احباب جماعت میں زور سے تحریک فرمائیں کہ سب دوست تحریک جدید کے امانت فنڈ کو مضبوط بنائیں کھاتہ کھلوانے کے لئے صرف ایک خط افسر امانت تحریک جدید کے نام بھیجنا کافی ہے جس میں اپنے دستخطوں کے دو نمونے درج کر دیئے جائیں۔ کم از کم پانچ روپے سے کھاتہ کھلوایا جا سکتا ہے۔

دوستوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کا امانت فنڈ بالکل الگ صیغہ ہے۔ اور اس بارے میں ہر قسم کی خط و کتابت افسر صاحب امانت تحریک جدید کے نام ہونی چاہیئے اور رقوم بھیجتے وقت با وضاحت تحریر کرنا چاہیئے۔ کہ یہ رقوم تحریک جدید کی امانت میں جمع کی جائیں۔ صرف امانت یا امانت ذاتی لکھنے سے بعض اوقات رقوم دوسری امانتوں میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور بعد میں دوستوں کو لمبی خط و کتابت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ امانت فنڈ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

> "میری تجویز یہ ہے کہ آدمی روٹی گھر میں ہو کھو تا جب نہ ملو تو اس کو کھا سکو۔ اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید کا امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے۔ وہ فائدہ میں رہتا ہے۔ ... کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے۔ کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو روپیہ ہی کیوں نہ ہوں"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ جو دوست رقم جمع کرواتے وقت یہ معین کر دیں گے۔ کہ وہ رقم اتنے عرصہ کے لئے جمع کرا رہے ہیں۔ اور اتنے عرصے کے نوٹس سے قبل وصول نہ کریں گے۔ سا ایسے دوستوں پر اس

> ان لوگوں میں سے نہیں جو افراط و تفریط اور غلو سے کام لیتے ہیں۔ اور میرے لئے یہ شایاں نہیں کہ میں اس امر سے روگردان ہو جاؤں۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولا ہے۔ میں اُن لوگوں میں سے نہیں جو حد سے گزر جاتے ہیں۔ اور اگر تم میری یہ بات مانو۔ تو میرے لئے میرا عمل ہے۔ اور تمہارے لئے تمہارا عمل اور عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے اور ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور وہی فیصلہ کرنے والوں میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (سر الخلافہ صفحہ ۳۱-۳۲)

جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ ایسے دوست جو اس طرح Fixed deposit کے طور پر یعنی معین عرصہ کے لئے رقم جمع کرائیں گے۔ ان کو اگر درمیانی عرصہ میں رقم کی واپسی کی ضرورت پیش آجائے تو ان سے بھی انشاء اللہ تحریک جدید تعاون کریگی۔ اور مناسب سہولت دیگی۔ پس مطالبہ کے پورا کرنے میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ آج ہی تحریک جدید میں اپنا حساب کھلوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

چک ۱۱۶ ع جنوبی ضلع سرگودھا میں تبلیغی جلسہ

مورخہ یکم اپریل ۱۹۵۲ء کو بعد نماز مغرب پہلا اجلاس ۸ بجے رات شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مولوی اجمل خاں صاحب نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر تقریر کی۔ جناب مولوی دوست محمد خان صاحب نے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ ڈاکٹر عبداللہ خاں صاحب اختر جتوئی نے اتحاد المسلمین پر تقریر کی۔

دوسرا اجلاس:- مورخہ ۲ راپریل ۶½ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چودھری سردار احمد صاحب نے تقریر کی۔ ان کے بعد جناب مولوی محمد دین صاحب نے اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ اور پھر جناب مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور آخر میں ڈاکٹر عبداللہ خاں صاحب اختر جتوئی نے "احمدیت کا نصب العین کیا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور جلسہ دس بجے دعا پر ختم ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت عمدہ تھا۔

سید منور شاہ بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ ع جنوبی ضلع سرگودھا۔

محلہ دال (دار البرکات) کے قبضے جاری کر دئیے گئے ہیں

محلہ دال (دار البرکات) کے مقاطعہ گیران اپنے قطعات کا قبضہ حاصل فرمائیں۔ بعض احباب کے قطعات کا رقبہ کچھ زائد ہوگیا ہے جس کی قیمت انہیں موجودہ نرخ کے حساب سے ادا کرنی ہوگی۔ محلہ ج کے متعلق بھی عنقریب اخبار میں اعلان ملاحظہ فرمائیں۔
(نائب وکیل المال (جائداد) ربوہ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"۔ اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتہ روانہ فرمائیے (پتہ خوشخط ہو)، ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کردینگے:- عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پتہ مطلوب ہے

چودھری محمد دین صاحب مرحوم سب انسپکٹر پولیس سکنہ برنالہ ضلع میرپور کشمیر کے کسی وارث کا پتہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر خود کوئی مرحوم کے وارث اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ خود اپنے پتہ سے اطلاع دے کر ممنون کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

آج صبح چار بجے میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ مکرمہ عرصہ ایک سال سے زیادہ بیمار رہیں چھوٹے بھائی صوبیدار نور احمد صاحب کا کول میں ہیں۔ والدہ مکرمہ ان کے پاس تھیں۔ نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی جا رہی ہے۔ برادرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش بھی ان کے لڑکے ہیں۔ والدہ صاحبہ صحابیہ تھیں۔ غالباً ۱۹۰۱ء کی بیعت تھی۔ بہت مخلص تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتی تھیں۔ اور اپنے تین بیٹے وقف میں دیئے احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار محمد احمد تعلیم الاسلام کالج)

اسلامی ملکوں کی مجوزہ کانفرنس کی تجویز کا خیر مقدم

سابق انڈونیشی وزیر اعظم کا بیان !!!

کراچی ۷ اپریل۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم جناب محمد ناصر نے ۱۳ مسلمان ملکوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس بلانے کی پاکستانی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ جناب محمد ناصر آج تیسرے پہر مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر جاکرتا سے کراچی پہنچے ـــــ جب آپ سے مسلمان ملکوں کے لئے کہا گیا۔ تو آپ نے رائے ظاہر کی کہ جہاں تک مسلمان ملکوں کو قریب تر لانے کا تعلق ہے۔ یہ کانفرنس بہت مفید ثابت ہوگی۔ جناب محمد ناصر انڈونیشیا کی سب سے بڑی جماعت ماشومی پارٹی کے چیئرمین ہیں۔ آپ نے کہا میں جب تک اس تجویز کے متعلق پوری معلومات حاصل نہ کر لوں تفصیل کے ساتھ کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا

جناب محمد ناصر نے بتایا۔ کہ مجوزہ کانفرنس کے متعلق میری معلومات ابھی تک صرف اخباری اطلاعات تک محدود ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ پاکستان میں مجھے زیادہ صحیح معلومات دستیاب ہو جائیں گی۔ آپ نے اس سلسلہ میں کچھ کہنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ کہ انڈونیشیا کانفرنس میں شریک ہوگا یا نہیں ـــــ انڈونیشی لیڈر نے امید ظاہر کی کہ انڈونیشیا کی نئی مخلوط وزارت مستحکم ثابت ہوگی۔ اس وزارت کے سربراہ قوم پرست ہیں حالانکہ انڈونیشیا کی سب سے بڑی جماعت ماشومی پارٹی ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ نئی وزارت ملک کی داخلہ یا خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جناب محمد ناصر نے بتایا کہ انڈونیشیا میں کمیونسٹ زیادہ مضبوط نہیں تاہم انکی سرگرمیاں

آبدوز کشتیوں کو تباہ کرنے والا نیا ہتھیار

لندن ۷ اپریل۔ برطانیٰ شاہی تجربہ کے پاس آبدوز کشتیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک نیا طاقتور اسلحہ ہے۔ اس کا نام سکیوڈ (Squid) ہے۔ اس کی پہلی تصویر میں ۱۹۸۰ ٹن کے تباہ کن جہاز کراس بو کے ساتھ لگا ہوا دکھایا گیا ہے ـــــ بہت سے جنگی جہازوں کے ساتھ بھی یہ لگا دیا گیا ہے۔ یہ متعدد ہاؤن دستہ نالیوں پر مشتمل ہے۔ جو جہاز سے آگے گولہ باری کرتا ہے اپنی حد کے اندر ان کے گولے آبدوز کشتیوں کو بالکل تباہ کر سکتے ہیں۔ سکیوڈ جہاز کے پچھلے حصہ پر نصب ہوتا ہے۔ اور وہیں سے گولہ باری کرتا ہے۔ جو تمام عرشہ سے گذر کر جاتے ہیں۔ (اسٹار)

دولتانہ وزارت کے پہلے سال پر طائرانہ نظر

زرعی اصلاحات ـ مہاجرین کی آبادکاری ـ اقتصادی ترقی اور منصوبہ بندی

۱۶ اپریل کو موجودہ وزارت پنجاب کا پہلا سال ختم ہوتا ہے۔ اس سال میں وزارت نے جو نمایاں کام انجام دیئے ہیں ان کا تجزیہ مندرج ذیل ہے:۔

زرعی اصلاحات

ـــ ان جاگیروں کی منسوخی ہوئی جو نقدی کی صورت میں دی جاتی تھیں

ـــ زرعی قوانین نافذ کئے گئے ـ موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق دیئے گئے۔

ـــ مالک اراضی کے خود کاشت رقبہ کے مزارعین کے علاوہ غیر موروثی مزارعین کے حق مزارعت کا تحفظ کیا گیا۔

ـــ مزارعین کا حصہ پیداوار میں سالانہ ۵ فیصدی تک بڑھا دیا گیا۔

ـــ ضلع شاہ پور کی نجی نہروں کو قومی ملکیت قرار دیا گیا۔

مہاجرین کی آبادکاری

مہاجر مالکان اراضی کو آباد کرنے کا کام شروع کیا گیا اور ان میں سے ۸۰ فیصدی زمینداروں کو ایک سال کے اندر بسا دیا گیا

ـــ شہری علاقوں میں مہاجرین کی مستقل آبادکاری کیلئے مرکزی حکومت کے پاس منصوبے پیش کئے گئے یہ منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں۔

ـــ اس ڈنمارمیں تین پی ڈبلیو ڈی ڈویژنوں پر مشتمل ایک بحالیاتی سرکل قائم کیا گیا۔ اس سرکل کی تحویل میں ۱۲ لاکھ روپیہ دیا گیا تاکہ ۱۰ اضلاع میں متروکہ جائیداد کی مرمت کے لئے مالی امداد بہم پہنچائی جائے۔

ـــ تیرہ نواحی شہروں کی سکیمیں تیار کر کے جانچ پڑتال کی گئی جب انہیں مرکزی حکومت منظور کرے گی تو ان شہروں کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

اقتصادی ترقی اور منصوبہ بندی

زرعی پیداوار کو بڑھانے کے اور منصوبوں کے علاوہ جہلم کے ضلع میں ایک نئی نہر نکالنے کا منصوبہ تیار کیا گیا یہ نہر چالیس ہزار ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گی۔ اس کے علاوہ شہروں کے نواحی علاقوں کی آبپاشی اور پھل اور سبزیوں کے فارم قائم کرنے کے لئے چار سو ٹیوب ویل لگانے کی سکیم بھی منظور کی گئی ہے۔

ـــ ۳۱ کروڑ روپیہ لاگت کی تونسہ بیراج سکیم بھی اسی سال شروع کی گئی۔ اس سلسلے میں پانی کی سروے اور ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔ جس کے متعلق مرکزی حکومت کی منظوری کا انتظار ہے۔

ـــ اس سال کئی نئے بجلی گھر کھولے گئے ہیں۔ اگلی جمعرات کو رسول کے بجلی گھر کے جاری ہونے سے صوبے میں بجلی پیدا کرنے کی مقدار ۹۳ ہزار کلو واٹ تک پہنچ جائے گی۔ تقسیم کے فوراً بعد یہ مقدار صرف دس ہزار کلو واٹ تھی۔ میانوالی ہائیڈل سکیم میں اس نئے تبدیلی کی گئی ہے کہ اس کی مجوزہ مقدار یعنی ۱۵ ہزار کلو واٹ سے ایک ۲۰ ہزار کلو واٹ تک اضافہ ہو جائیگا۔ ۱۹۵۶ء تک صوبہ میں جو نئی پختہ سڑکیں تعمیر ہوئی تھیں ان کی کل لمبائی ۰۰۰ میل ہے

ـــ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ معرض وجود میں آیا ـ یہ بورڈ پانچ سال کے عرصہ میں روڈ ٹرانسپورٹ کو قومی ملکیت بنانے کے اقدامات کرے گا

ـــ لاہور کو آئندہ سیلاب کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک حفاظتی بند تعمیر کیا گیا۔

ایک پلان کے ذریعہ پانچ سال کے اندر پرائمری سکولوں کی موجودہ تعداد کو تقریباً دوگنا کرنے کی خاص مہم شروع ہے۔

ـــ ۱۹۵۲-۵۳ء کے لئے رفاہ عام کے محکموں کے بجٹ میں دس کروڑ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے۔ جتنی رقم آج تک کبھی مخصوص نہیں کی گئی۔

ـــ گذشتہ سال کی مشکلات کے پیش نظر یہ فیصلہ ہوا کہ صوبے کی گندم کے ذخیرہ میں دوگنا اضافہ کیا جائے۔

صنعتیں

ـــ صنعت کاروں کی ضروریات کے پیش نظر ایک ایسی کمیٹی بھی بنائی گئی جو صنعتیں قائم کرنے کے سلسلہ میں سہولتیں مہیا کرے گی۔

ـــ لیبر کا ایک الگ محکمہ قائم کیا گیا یہ محکمہ مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کرے گا۔

ـــ ۲ نئے کپڑے کے کارخانے قائم کرنے کے منصوبے کو آخری شکل دی گئی۔ اور مشینیں وغیرہ لگانے کا بندوبست کیا گیا۔ ان کارخانوں کی تعمیر کا کام اس سال شروع ہو جائے گا سیالکوٹ میں کھیلوں کا سامان بنانے اور جراحی کے اوزار بنانے کی صنعت کو استوار کرنے کے لئے مفید اقدامات کئے گئے۔